مذاہبِ عالم کی کتبِ مقدسہ میں صحابہ کرامؓ کا تذکرہ۔ تحقیقی مطالعہ

عثمان احمد*

سلسلۂ نبوت اللہ جل شانہ کا عظیم احسان ہے جس کے نتیجے میں نسل انسانی سے راہِ ہدایت گم نہ ہوئی اور انسانوں کا ایک گروہ ہمیشہ ہدایت پر عمل پیرا رہا۔ سب سے پہلے انسان جناب آدم علیہ السلام سب سے پہلے پیغمبر تھے اور وحی نبوت سے سرفراز کیے گیے اور ان کو براہِ راست مخاطب کر کے اللہ جل شانہ کی طرف سے ارشاد فرمایا گیا:

﴿فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (۱)

''پس جب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے (تو اس کی پیروی کرنا) جس نے میری ہدایت کی پیروی کی تو اس کو کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔''

لہٰذا نسلِ انسانی پر کوئی دور ایسا نہیں گزرا کہ اسے اس کائنات کے خالق اور مالک کی شناخت نہ تھی اور اس نے غاروں اور جنگلوں میں بھٹکتے پھرتے خوف کے خارجی اور داخلی محرکات کے باعث تدریجاً خدا کا تصور تخلیق کیا۔ کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ کسی خطہ میں آباد انسانوں کو انکی عقلِ خام اور خواہشاتِ نفس کے سپرد کر دیا گیا ہو اور شریعت کے ذریعے ان کی تہذیب نہ کی گئی ہو۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا﴾ (۲)

''اور تحقیق ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا۔''

﴿وَ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ﴾ (۳)

''کوئی امت ایسی نہیں کہ جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔''

انبیاء کرام کا سلسلہ چلتے چلتے زمانی اور مرتبی، ہر دو اعتبار سے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت پر تکمیل و اختتام کو پہنچا۔ تمام انبیاء سے اس بات کا عہد لیا گیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے عہد کو پائیں تو ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی نصرت و حمایت کا فرض ادا کریں گے۔ قرآن مجید میں اس عہد کے بارے ارشاد فرمایا گیا:

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا﴾ (۴)

''اور جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد لیا کہ جب تمہارے پاس کتاب و حکمت آئے پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد

---

* لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

لینے کے بعد) پوچھا گیا کہ تم نے اقرار کرلیا اور اس اقرار پر مجھے ضامن ٹھہرایا؟ تو انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔''

خاتم الانبیا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت تاریخِ انسانی کا وہ عظیم الشان واقعہ ہے، جس کی خبر انبیاء کرام کے مقدس گروہ نے اپنی اپنی امتوں کو دی۔ تمام انبیاء نے نہ صرف آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں سنائیں بلکہ اور آپ کے ساتھیوں کے فضائل و مناقب سے اپنے متبعین کو آگاہ کیا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مقدسین کا وہ گروہ ہے جس کے ذریعے اللہ کا کلام قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کے اقوال واعمال کا بیان حدیث سب سے پہلے نقل ہوا اور ہم تک بحفاظت پہنچا۔ قرآن حکیم نے اس گروہ کو حزب اللہ، المفلحون، الراشدون اور خیرامت کے القابات سے ذکر کیا اور ان کے قلوب کو کفر وعصیان سے مصفّٰی و مزکّٰی کہا (۵) اور ان کے ایمان کو مثالی اور معیاری قرار دیا۔ (۶) ان کے راستے کو سبیل المومنین کہا (۷) اللہ جل شانہ نے اپنے پسندیدہ دین الاسلام، جو دینُ اللہ ہے، کی نسبت سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت میں ﴿اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ﴾ کہہ کر صحابہ سے کردی گویا دین اللہ، دین الصحابہ قرار پایا۔ (۸)

تورات وانجیل میں صحابہ کرام کا تذکرہ:

قرآن حکیم میں بالکل وضاحت اور صراحت سے بیان کیا گیا ہے کہ صحابہ کرامؓ کا ذکر تورات وانجیل میں کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَ الْاِنْجِیْلِ﴾ (۹)

''اور رسول و نبی امی کی پیروی کرنے والوں کا ذکر وہ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا پاتے ہیں۔''

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ﴾ (۱۰)

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کفار پر شدید اور آپس میں رحم دل ہیں تو ان کو دیکھے گا کہ رکوع وسجود کرتے ہوئے اللہ کا فضل اور رضا تلاش کر رہے ہیں۔ ان کے چہروں پر سجدوں کے آثار نمایاں ہیں اور ان کی یہ مثالیں تورات وانجیل میں بھی مذکور ہیں۔''

جناب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ:

کتبِ تاریخ وسیرت میں منقول متعدد ایسے واقعات اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو ان کے عہد کے یہود ونصاریٰ نے اپنی کتب کی روشنی میں اس طرح شناخت کیا کہ انہیں شک وشبہ نہ تھا کہ یہ نبی موعود ﷺ کے ساتھی ہیں۔ ذیل میں کتبِ تاریخ وسیر سے چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔

یمن میں قبیلہ ازد کے ایک عالم کی پیش گوئی:

زمانہ جاہلیت میں حضرت ابوبکرؓ ایک مرتبہ یمن گئے۔ وہاں ان کی ملاقات قبیلہ ازد کے بوڑھے عالم سے ہوئی جس نے

آسمانی کتابیں پڑھی ہوئی تھیں اس نے حضرت ابو بکرؓ کو دیکھ کر پوچھا: میرا خیال ہے تم حرم کے رہنے والے ہو؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا میرا خیال ہے تم قریشی ہو؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا میرا خیال ہے تم خاندان تیمی کے فرد ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے کہا: اب آپ سے ایک اور سوال ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا کہ مجھے اپنا پیٹ کھول کر دکھاؤ۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا یہ میں اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک تم مجھے اس کی وجہ نہیں بتلاؤ گے۔ اس نے کہا میں اپنے سچے اور مضبوط علم میں یہ خبر پاتا ہوں کہ حرم کے علاقے میں ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔ اس کی مدد کرنے والا ایک تو نوجوان آدمی ہوگا اور ایک پختہ عمر کا آدمی ہوگا۔ جہاں تک نوجوان کا تعلق ہے وہ مشکلات میں کود جانے والا اور پریشانیوں کو روکنے والا ہوگا۔ اور جہاں تک اس پختہ عمر آدمی کا تعلق ہے وہ سفید رنگ کا اور کمزور جسم کا آدمی ہوگا اس کے پیٹ پر ایک بال دار نشان ہوگا اور اس کی بائیں ران پر ایک علامت ہوگی۔ وہ حرم کا رہنے والا، قریشی اور تیمی ہوگا۔ اس نے کہا کہ اب ضروری ہے کہ تم مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ کیونکہ میں تم میں باقی سب علامتیں دیکھ چکا ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں میں نے اپنا پیٹ اس کے سامنے کھول دیا اس نے میری ناف کے اوپر سیاہ یا سفید رنگ کا بال دار نشان دیکھا اور میری بائیں ران پر اس کو وہ علامت نظر آئی۔ نشانیاں دیکھنے کے بعد کہا "پروردگارِ کعبہ کی قسم تم وہی ہو"۔ (۱۱)

ہرقل کے پاس حضرت ابو بکرؓ کی تصویر:

نبی کریم ﷺ نے حکمرانوں کے نام دعوتی خطوط ارسال فرمائے۔ ہرقل قیصر روم کے نام خط آپ نے حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کو دے کر بھیجا۔ انہوں نے یہ دعوتی خط پہنچایا۔ ہرقل نے انتہائی ادب واحترام اور مثبت جذبات کا اظہار کیا لیکن امراء درباریوں کے غیض وغضب کے باعث اسے اقتدار کے ختم ہو جانے کے ڈر لاحق ہوا اور اس نے ایمان قبول نہ کیا۔ (۱۲)

حضرت دحیہؓ بن خلیفہ کلبی کا بیان ہے کہ جب قیصر روم نے اپنی قوم کے عمائد کو اسلام سے متنفر پایا تو مجلس برخاست کر دی اور دوسرے روز مجھے ایک عالی شان محل میں بلایا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کمرے میں چاروں طرف ۳۱۳ تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ قیصر نے مجھے مخاطب کر کے کہا یہ کل تصویریں جو تم دیکھتے ہو نبیوں اور پیغمبروں کی ہیں، کیا تم بتلا سکتے ہو ان میں تمہارے نبی کی کون سی تصویر ہے۔ میں نے بغور دیکھ کر ایک تصویر کی طرف اشارہ کیا کہ یہ ہے۔ قیصر نے کہا بے شک یہی آخری نبی کی تصویر ہے قیصر نے پھر دریافت کیا کہ اس تصویر کی دائیں جانب کی تصویر کو بھی پہچان سکتے ہو یہ کس کی ہے؟ میں نے بتلایا کہ یہ نبی آخر الزمان ﷺ کے ایک صحابی ابو بکر صدیقؓ کی تصویر ہے۔ قیصر نے پھر پوچھا اور یہ بائیں طرف تصویر کس کی ہے؟ میں نے کہا یہ ان کے دوسرے صحابی عمر فاروقؓ ہیں۔ قیصر یہ سن کر کہنے لگا تورات کی پیشین گوئی کے مطابق یہی دو شخص ہیں جن کے ہاتھوں سے تمہارے دین کی ترقی اوجِ کمال کو پہنچے گی۔ (۱۳)

ایک عیسائی خانقاہ میں حضرت ابو بکر کی تصویر:

جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ بُصریٰ کی ایک عیسائی خانقاہ میں انہوں نے آنحضرت ﷺ کی ایک تصویر دیکھی جس میں حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ آپ کو دکھایا گیا تھا (۱۴)

حضرت عمرؓ کی وجہ سے بغیر جنگ بیت المقدس کی فتح:

جب حضرت عمرو بن عاصؓ نے بیت المقدس کا محاصرہ کیا تو وہاں کے کمانڈر ارطبون کے نام ایک خط بھیجا جس میں ارطبون کو شہر حوالے کر دینے کے لیے لکھا گیا تھا خط لے جانے کے لے ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا گیا جو رومی زبان جانتا تھا مگر اس کو یہ تاکید کر دی گئی کہ وہ ارطبون پر اپنے رومی زبان جاننے کا اظہار نہ ہونے دے تا کہ خط کے بارے میں بیت المقدس کے لوگ آزادی کے ساتھ آپس میں جو گفتگو کریں اسے سن کر انہیں مطلع کر دے۔ خط پڑھ کر ارطبون نے حاضرین مجلس سے کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ عمرو یروشلم پر قبضہ کر سکے، یروشلم کا فاتح وہی ہو سکتا ہے جس کے نام کے تین حرف ہونگے یہ کہہ کر ایک خاص وضع قطع اور حلیہ بیان کیا اور کہا کہ میں نے خوب غور سے دیکھ لیا ہے عمرو کا یہ حلیہ نہیں، اس لیے یہ شخص یروشلم ہرگز فتح نہیں کر سکتا یہ کہہ کر قاصد کو لا پرواہی کے ساتھ واپس کر دیا۔ قاصد نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس آ کر جو کچھ سنا تھا بیان کیا، انہوں نے کہا کہ یہ تو حضرت عمر فاروقؓ کی وضع قطع اور ان کا حلیہ ہے۔ اسی وقت دربارِ خلافت میں عریضہ بھیجا گیا جس پر حضرت عمر فاروقؓ بیت المقدس تشریف لائے اور وہاں کے لوگون نے انہیں پہچان کر بلا تامل شہر حوالے کر دیا۔ (۱۵)

کعب احبار کی حضرت عمرؓ کی شہادت کی پیشین گوئی:

حضرت کعب احبار حضرت عمرؓ کی شہادت سے تین روز پہلے آئے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ یقینی بات ہے کہ آپ تین بعد شہید ہو جائیں گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کیا ارادہ ہے؟ کعب احبار نے کہا اے امیر المؤمنین یہ اللہ کی کتاب تورات میں لکھا ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے: عمر بن خطاب کا ذکر تورات میں؟ تو کعب احبار نے کہا کہ نہ صرف آپ کا ذکر بلکہ اللہ کی قسم آپ کی صفات اور آپ کا حلیہ بھی بیان ہوا ہے اور آپ کی اجل کا وقت آن پہنچا۔ حضرت عمر نے کہا نہ مجھے درد ہے نہ بیماری۔ اگلے دن پھر کعب آئے اور کہا اے امیر المؤمنین ایک دن گزر گیا دو دن رہ گئے۔ پھر اگلے دن آئے اور کہا ایک دن یا رات رہ گئی۔ اور اگلے دن نمازِ فجر میں حضرت عمرؓ شہید ہو گئے۔ (۱۶)

خلفائے اربعہ کا ذکر:

حضرت عمرؓ نے ایک مرتبہ جناب کعب احبار کے پاس ایک فرد کو بھیجا کہ پوچھے تورات میں میرا ذکر کیسے ہے؟ کعب نے کہا آپ کا ذکر لوہے کا زمانہ کی حیثیت سے ہے۔ آپ نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے۔ روک ٹوک کرنے والا حکمران جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی پرواہ نہ کرے۔ آپ نے پوچھا اس کے بعد کیا ہے؟ کہا آپ کے بعد خلیفہ ہوں گے جنہیں

ظالم گروہ شہید کردے گا۔آپ نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ کہا اس کے بعد بڑی کڑی آزمائش کا دور ہوگا۔(۱۷)

ذیل میں توراۃ وانجیل کی آیات سے صحابہ کرامؓ کے تذکرہ کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

کتابِ استثنا کی بشارت:

کتاب استثنا کے باب ۳۳ میں ہے۔

''And he said : The Lord came from Sinai, and from Seir he rose up to us, he hath appeared from mount Pharan and with him thousands of saints. In his right hand a fiery Law .''

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا۔ وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور ہزاروں قدوسیوں ساتھ آیا۔اسکے داہنے ہاتھ پر آتشی شریعت تھی''

کوہِ فاران سے جلوہ گر ہونے والی ذات محمد رسول اللہ ﷺ کی تھی اور فتح مکہ کے موقع پر دس ہزار قدوسی اس پیکرِ نور کے ساتھ شہرِ مکہ میں داخل ہوئے۔(۱۸)

حنوک علیہ السلام کی بشارت:

حضرت حنوکؑ، حضرت آدمؑ سے ساتویں پشت میں ہیں۔عیسائی مؤرخین کے مطابق انکے عروج آسمانی کے تین ہزار سترہ برس بعد حضرت مسیح پیدا ہوئے۔ حضرت حنوکؑ نے نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

''Behold, the lord cometh with thousands of his saints. To execute judgment upon all, and to reprove all the ungodly for all the works of their godliness , whereby they have done ungodly, and of all the hard things which ungodly sinners have spoken against God.''

''خداوند اپنی مقدس جماعتوں کے ساتھ آیا تاکہ سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو ان کی بے دینی کے ان سب کاموں کے سبب سے جو انہوں نے بے دینی سے کئے، اور ان سب سخت باتوں کے سبب سے جو بے دین گنہگاروں نے اس کی مخالفت میں کہی ہیں، قصوروار ٹھہرائے۔''

یہاں خداوند سے مراد محمد ﷺ اور مقدس جماعتوں کا مصداق صحابہ کرام ہیں۔(۱۹)

بدھ مت کی مذہبی کتب میں صحابہ کرام کا ذکر:

گوتم بدھ کی پیشین گوئیوں کو اس کے پیروکاروں نے جمع کیا۔ پیشین گوئیوں کی کتاب کا نام Saddharam Pundrik I ہے اس میں بدھ کہتا ہے:

Be well preparaed and well minded; join your hands, he who is

affectionate and merciful to world (Rahmatul lil aalameen) is going to speak, is going to pour the endless rain of Law and refersh those that are waiting for enlightenment. And if some should feel doubt, uncertainly or misgiving in any respect, then the wise one will remove it for his childern, the Buddhisattva here striving after enlightenment.

And that moment the folloing thought arose in the mind of Buddhisattva Maitreya ..... We never yet saw so great a host, so great a multitude of Buddhisattvas, we never yet heard of such multitude that after issuing from the gaps of the earth stood in the presence of the lord to honour, respect, venerate and worship him and greet him with joyful shouts,Whence they come here in the form of great bodies? All are great seers, wise anf strong in memory, whose outward appearance is lovely to sea, whence have they come?(20)

ترجمہ: ''راست ذہن کے ساتھ اچھی طرح تیار ہو جاؤ اور آپس میں متحد رہو اس کا ہاتھ پکڑ لو جو تمام دنیا کے لیے رحمت والا (رحمت للعالمین) ہے۔ جو کلام کرنے والا ہے۔ جو قانون کی نہ ختم ہونے والی بارش اس طرح برسائے گا کہ وہ لوگ جو روشنی کا انتظار کر رہے ہیں، ان کو تازہ دم کر دے گا۔ اگر کچھ لوگ اس کی بات میں شک کریں گے، کسی بھی لحاظ سے اس کی بات کو غیر یقینی تصور کریں گے تو پھر ایسا ہوگا کہ کوئی عقل مند فرد انکے شک اور غیر یقینی صورت حال کو ان کے بچوں کے لیے ختم کر دے گا اور بدھا یہاں روشنی کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ اسی لمحے بدھا میتریا کے ذہن میں خیال ابھرا۔۔۔ ہم نے کبھی اتنا بڑا مہمان نواز نہیں دیکھا، مقدسوں کا اتنا بڑا گروہ نہیں دیکھا، ہم نے کبھی ایسے گروہ کے بارے نہیں سنا کہ جو زمین میں ایک وقفے کے بعد برآمد ہوا اور اپنے خدا کے حضور عزت، احترام اور ستائش کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اس کی عبادت کی اور خوشی کے کلمات سے اس کی رضا حاصل کی۔ عظیم ہستیوں کی شکل میں وہ کہاں سے یہاں آتے ہیں۔ وہ تمام لوگ عظیم، دور اندیش، عقل منداور پختہ حافظے کے مالک ہیں جن کی ظاہری شباہت قابلِ تحسین ہے۔ ایسے لوگ کہاں سے آتے ہیں۔''

اس پیشین گوئی میں صحابہ کرام کی قرآن کی بیان کردہ شان ﴿ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ﴾ اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ دوسرے رنگ میں بیان ہوئی ہے۔

زرتشتیت کی مذہبی کتب میں صحابہ کرامؓ کا ذکر:

زرتشتیت یا پارسی مذہب کی مقدس کتب دو زبانوں میں پائی جاتی ہیں۔ ژندی اور پہلوی میں۔ اس مذہب کی کچھ مقدس

کتب قدیم تصویری رسم الخط (Cuneiform) میں بھی ہیں۔ پہلوی زبان کا رسم الخط موجودہ فارسی رسم الخط سے مماثلت رکھتا ہے۔ جبکہ ژندی اور رسم الخط قدیم تصویری رسم الخط اس سے مختلف ہیں۔ یہ مقدس کتب دو حصوں میں منقسم ہیں۔ ایک کو ''دساتیر'' اور دوسرے کو ''ژنداوستا'' کہا جاتا ہے۔ ان دونوں حصوں میں نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے بارے پیشین گوئیاں موجود ہیں جن کی حتمی تصدیق مستند تاریخ سے ہوتی ہے۔ ژنداوستا میں صحابہ کرام کے نبی کریم ﷺ کے دفاع اور حفاظت کے لیے ایک دیوار بننا اس طرح مذکور ہے:

> we homage the good, strong, beneficient Fra-vashes of the faithful, who fight at the right hand of reigning Lord..... They come flying unto him, it seems, as if they were well-winged birds. They come in as a weapon and as shield, to keep him behind and to keep him in fornt, from the enemy unseen, from the female Verenya fiend, from the evil-doer bent on mischeif and from that fiend who all is death, Angru Mainyu (Farvardin Yasht, 63) (21)

ہم ایمان رکھنے والوں میں سے بڑے پیشوا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جو نیک، مضبوط اور مہربان ہے۔ وہ فرماں روا آقا کے دائیں جانب لڑتے ہیں۔ وہ انتہائی پھرتی سے اڑتے ہوئے اس تک پہنچتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ مضبوط پروں والے پرندے ہیں۔ وہ کبھی ہتھیار بن کر، کبھی ڈھال بن کر آتے ہیں تاکہ آگے اور پیچھے سے، نظر نہ آنے والے دشمن سے، چڑیل یا شر انگیز عورت سے، ایسے برے شخص سے جو برائی پر تلا ہو اور ایسے فتنہ پرداز سے جو اس کی موت کا خواہاں ہو سے محفوظ کر سکیں۔

سیرت و تاریخ کی کتب ایسے متعدد مناظر پیش کرتی ہیں کہ صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی حفاظت کے لیے جانثاری و فداکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی جانیں نچھاور کیں اور آپ اور دشمنوں کے درمیان حفاظتی دیوار بنے رہے۔ ذیل میں صرف دو واقعات بیان کیے جاتے ہیں جو اوپر کی گئی پیشین گوئی کی تائید ہیں۔

پہلا واقعہ:

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اس وقت آپ کا ہاتھ ابو بکرؓ کے ہاتھ میں تھا۔ حجر اسود کے پاس تین مشرک عقبہ بن ابی معیط، ابو جہل بن ہشام اور امیہ بن خلف بیٹھے تھے۔ جب آپ حجر اسود کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اونچی آواز سے طنز و تشنیع سے لبریز باتیں کیں کہ آپؐ کے چہرۂ انور پر کبیدگی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ میں فوراً آپ کے پاس پہنچا اور آپ کو اپنے اور ابو بکرؓ کے درمیان میں لے لیا۔ آپؐ نے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں میرے ہاتھ میں ڈال دیں اور ہم تینوں طواف کرنے لگے۔ پھر جب آپ جب ان تینوں کے پاس سے گزرے تو

ابو جہل نے کہا تم اگر ہمیں ان معبودوں کی عبادت کرنے سے روکتے رہے جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں تو ہم تم سے کبھی صلح نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرا ابھی یہی حال ہے۔ اور آگے تشریف لے گئے۔ چوتھے طواف پر جب آپ قریب سے گزرے تو اٹھ کر آپ پر حملہ کر دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے مدافعت کرتے ہوئے امیہ بن خلف کو پیچھے دھکیل دیا اور حضرت عثمانؓ نے ابو جہل کو۔ اور دونوں حفاظتی دیوار بن کر کھڑے ہو گئے۔ (۲۲)

دوسرا واقعہ:

حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ احد کے دن جب صحابہ بکھر گئے تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کو اکیلا پا کر مشرق کی جانب سے ایک پرندے کی طرح فضا میں پرواز کرتا ہوا تیزی سے حضور ﷺ کی بڑھتا چلا آرہا ہے میں بھی آپ کی حفاظت کے لیے تیزی سے بھاگا اور کہا الٰہی خیر ہو۔ کیا دیکھتا ہوں وہ شخص مجھ سے پہلے پہنچ چکا ہے اور وہ ابو عبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔ اور طلحہ بن عبید اللہ نبی ﷺ کے سامنے کھڑے اپنے سینے پر تیر لے رہے ہیں۔ (۲۳)

ژند اوستا میں صحابہ کرامؓ کی صفات ایک اور جگہ اس طرح بیان کی گئی ہیں:

And there shall his friends come forward, the friends of Astvt-erata, who are fiend smitting, well thinking, well speaking, well doing, following the good law and whose tongues have never uttered a word a falsehood: Zamyad Yasht, 95 (24)

ترجمہ: ''پھر اس کے دوست آگے بڑھیں گے، تمام اقوام کو جمع کرنے والی ذات (قرآن کے بقول: ﴿كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ کے دوست، جو شیطان صفتوں پر بہت سخت ہوں گے۔ بہت سمجھ بوجھ والے ہوں گے، حسنِ گفتار و حسنِ کردار کے حامل ہوں گے، اچھے قانون کی فرمانبرداری کرنے والے ہوں گے اور ان کی زبانوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہوگا۔''

دساتیر میں صحابہء کرام کا ذکر ان الفاظ میں ہے:

'چم چمیم کا جام کمند ہنز توار جیارم ورتا ہتیال هود۔ یو ہنزار تسا مام ہو ہیر تاک و نیر تاک
وامیہ ہراک وسہ یہ ہراک سہ ہروۂ م ارتد۔ وھوندہہر درکتام یتو دام ۔بیہرن فہ شاہی نیہ۔ اروسیہ۔ ار
کسہ وار آبادلی جوار ہدہ نیہ وستا۔ وھوزد ھوش شنشور۔ وتدرا ہند شایسیما رام مدہر دانتورام
ہام وینغود وینواک وشایام شمناد۔ وہابیم ہارھشیام ورتا پاند'

ترجمہ: ''جب فارسی لوگ اس طرح کے کام کریں گے تو اہلِ عرب میں ایک آدمی پیدا ہوگا جس کے پیروکاروں کے ہاتھوں فارس کے تاج و تخت اور حکومت و مذہب کا خاتمہ ہوگا۔ اور متکبرین مغلوب ہوں گے۔ تب وہ بتوں کے گھر اور آتش کدہ کے بجائے ابراہیم کی عبادت گاہ کو بغیر بتوں کے قبلہ کی صورت میں دیکھیں گے اور اس (عربی آدمی)

کے پیروکار دنیا کے لیے رحمت ہوں گے۔ان کا آتشکدوں پر قبضہ ہو جائیگا۔ مدائن، تس، بلخ اور بہت سے معروف اور مقدس مقامات پر ان کا غلبہ ہوگا۔'' (۲۵)

ہندو مت کی مذہبی کتب میں صحابہ کرام کا ذکر:

ہندو مت کا مقدس دینی ادب تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وید، اُپنشد اور پُران۔ سب سے قدیم دینی ادب وید ہیں جو مزید چار حصوں میں منقسم ہیں۔ رگ وید، یجُر وید، سام وید اور اتھروا وید۔ (۲۶)

سب سے اہم پران ''بھاوشیا پران'' کے پراتی سارگ ۔۳، کھانڈ ۔۳، ادھے۳، اشلوک ۵ تا ۸ میں مہارشی ویا سا پیشین گوئی کرتے ہیں:

''ایک غیر ہندی زبان بولنے والا روحانی رہنما اپنے ساتھیوں (صحابہ) کے ساتھ ظاہر ہوگا اس کا نام محمد ہوگا'' (۲۷)

اتھروا وید کی کتاب نمبر ۲۰، باب نمبر ۱۲۷، آیت نمبر ۳ میں ہے علامتی طور پر بیان کیا گیا کہ عرب مامہ (محمد ﷺ) رشی کو ''سو سونے کے موتی، دس ہار، تین سو عربی گھوڑے، دس ہزار مقدس گائیں عطا کی جائیں گی۔'' (۲۸)

اس کی شرح میں مولانا عبدالحق ہندو کتب و شارحین، تاریخ اور دیگر قرائن کو پیش نظر رکھ کر لکھتے ہیں کہ سو سونے کے موتیوں سے مراد اولین ایمان لانے والے صحابہ کی وہ جماعت مراد ہے جس نے تکالیف و مصائب کے پہاڑ سر کیے اور آخرِ کار حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ سونے کی تشبیہ اس لیے دی گئی کہ انہیں آزمائشوں کی بھٹیوں سے گزارا گیا اور وہ کندن بن گئے۔ دس ہاروں سے مراد عشرۃ مبشرۃ ہیں۔ تین سو عربی گھوڑوں سے مراد تابع فرمان اور طاقتور افراد ہیں جو غزوہ بدر میں شریک صحابہ کرام ہیں۔ اور دس ہزار مقدس گاؤں سے مراد نبی کریم ﷺ کے دس ہزار صحابہ ہیں جو فتحِ مکہ کے وقت آپ کے ہمراہ تھے۔ (۲۹)

مذاہبِ عالم کی کتب سے پیش کئے گئے صحابہ کرام ؓ کے تذکرہ کے یہ چند نمونے اس بات کی علامت اور ثبوت ہیں کہ یہ جماعت پہلی امتوں کے لیے بھی علم و عمل میں بطور نمونہ و مثال پیش کی گئی جیسا کہ امتِ محمدیہ کے لیے یہ جماعت اولین و بہترین نمونہ ہے۔ (۳۰)

حواشی وحوالہ جات

۱۔ البقرہ۔۲۳۸۔ ۲۔ النحل۔۳۶

۳۔ فاطر۔۲۴ ۴۔ آل عمران۔۸۱

۵۔ المجادلہ:۲۲؛﴿اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾۔الحجرات:۷؛﴿وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾؛آل عمران:۱۱۰۔﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾۔

۶۔ البقرہ:۱۳۷؛﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾

۷۔ النساء:۱۱۵؛﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾

۸۔ قرآن حکیم نے دینِ اسلام کی نسبت، اللہ، رسول اور صحابہ سے کی۔﴿يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾(النصر:۲)﴿اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ﴾(یونس:۱۰۴)﴿اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾(المائدہ:۳)

۹۔ الاعراف:۱۵۷ ۱۰۔ الفتح:۲۹

۱۱۔ الحلبی، علی بن برہان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، دارالاشاعت کراچی، ج۱ جز دوم ص۲۲۱، ۱۹۹۹ء

۱۲۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی، دلائل النبوۃ، تحقیق دکتور عبدالمعطی قلعجی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج۔۴، ص۳۷۷۔۳۷۸، طبع اول، ۱۹۸۸ء؛ محمد بن سعد، ابوعبداللہ البصری، الطبقات الکبری، تحقیق احسان عباس، دار صادر بیروت، ج۱ص۲۵۹، طبع اول، ۱۹۶۸ء

۱۳۔ ابن جوزی، جمال الدین، سیرت عمر، مطبوعہ مصر۔ص۳۱، س۔ن

۱۴۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، التاریخ الکبیر، دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدرآباد، ج۱۔ص۱۷۹، س ن

۱۵۔ الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر، تاریخ الامم والرسل والملوک، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج۲، ص۴۴۸، ۱۴۰۷ھ؛
الجزری، ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، تحقیق عبداللہ القاضی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ج۲۔ص۳۴۷، طبع دوم، ۱۴۱۵ھ

۱۶۔ الاندلسی، محمد بن یحیی المالکی، التمہید والبیان فی مقتل الشہید عثمان، تحقیق محمود یوسف زاید، دارالثقافہ دوحہ القطر، ص۳۶، ۱۴۰۵ھ

۱۷۔ الطبرانی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، تحقیق حمیدی بن عبدالمجید السلفی، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج۱۔ص۸۴، ۱۹۸۳ء

18- Holy Bible translated from the Latin Vulgate, M.H. Gill & Son , Dublin, 1846, PP154
کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، اظہار الحق ترجمہ بائبل سے قرآن تک، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ج۔۳، ص۲۵۱۔۲۵۸، تورات کی یہ بشارت خاصی صریح تھی اس لیے اس عبارت میں ترمیم وتحریف کی گئی ہے۔ پہلے ''دس ہزار قدوسیوں'' کے الفاظ تھے جس میں ترمیم کردی گئی تفسیر حقانی اور سیرۃ النبی (سید سلیمان ندویؒ) میں جیسا کی منقول ہے۔ بائبل کے موجودہ نسخوں میں ''ہزاروں'' کی جگہ ''لاکھوں'' کردیا گیا ہے۔

19- IBID, pp 193

20- Vidhyarthi, Maulana Abdul Haque, Muhammad in Wold Scriptures, Abbas Manzil Library, Allahabad, vol.2 pp64-65,1955

21- Vidhyarthi, Maulana Abdul Haque & U. Ali, Muhamamd in Parsi, Hindoo and Budhist Scriptures,Abbas Manzil Library, Allahabad, pp 6-7,1955

۲۲۔ الحلبی، علی بن برہان الدین، انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون (السیرۃ الحلبیہ)، دارالمعرفہ بیروت، ج۱۔ص۲۷۱۔۲۷۲، ۱۴۰۰ھ

۲۳۔ ۵۔ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر الزرعی الدمشقی، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، تحقیق شعیب الارنووط وعبدالقادر الارنووط، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ج۳۔ص۲۰۴، طبع سوم، ۱۹۸۲ء

24- ibid, 19 25- Ibid,22-23

26- Ibid,33

27- web source:http://bhavishyapuran.blogspot.com/2007/07/bha vishya-puran a-prediction-of.html

28- Hymns of the Atharva Veda, translated by Maurice Bloomfield, sacred books of the East, volume 42 P:109, 1897,
web source: http://cincinnatitemple.com/downloads/AtharvaVeda.pdf

29- Muhamamd in Parsi, Hindoo and Budhist Scriptures, pp55-61

۳۰۔ اس مقالہ میں جہاں تک ممکن ہوسکا بنیادی مصادر سے حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں۔ بدھ مت اور زرتشتیت کی مذہبی کتب پوری تلاش کے باوجود دستیاب نہ ہوسکیں اس لیے ثانوی مصادر سے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔